السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب بیوی شوہر کے ساتھ یہ شرط طے کرلے کہ وہ اسے تدریس سے منع نہیں کرے گا اور شوہر اس شرط کو تسلیم کرلے اور تسلیم کرنے کے بعد نکاح کو قبول کرلے تو کیا اس صورت میں شوہر کے لئے بیوی بچوں کا نفقہ لازم ہوگا جبکہ بیوی خود بھی ملازم ہے،کیا شوہر بیوی کی رضامندی کے بغیر اس کی تنخواہ میں سے کچھ لے سکتا ہے؟اگر عورت دیندار ہو اور وہ گانے او موسیقی نہ سننا چاہتی ہو تو جبکہ شوہر اور اس کے اہل خانے گانے سننے کے عادی ہوں اور کہتے ہوں کہ جو گانے نہ سنے وہ وسوسہ میں مبتلا ہے تو اس حالت میں بیوی کے لئے ان لوگوں کے ساتھ رہنا سہنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد

جب کوئی عورت اپنے منگیتر سے یہ شرط لگائے کہ وہ اسے تدریس یا پڑھنے سے منع نہیں کرے گا اور وہ اس شرط کو قبول کرتے ہوئے اس کی بنیاد پر نکاح کرے تو یہ شرط صحیح ہے لہٰذا وہ شادی کے بعد اسے پڑھنے پڑھانے سے منع نہیں کر سکتا کیونکہ نبی اکرمﷺ نے فرمایا ہے:

((إن أحق الشروط أن توفوا به ما استحللتم به الفروج)) (صحیح البخاري)

''جن شرطوں کو پورا کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے،وہ ہیں جن کے ساتھ تم شرم گاہوں کو حلال کرتے ہو۔''

شادی کے بعد اگر شوہر بیوی کو پڑھنے یا پڑھانے سے منع کرے تو اسے اختیار ہے کہ اگر وہ چاہے تو اس کے ساتھ زندگی بسر کرے اور اگر چاہے تو شرعی حکم سے فسخ نکاح کا مطالبہ کرے۔

شوہر اور اس کے اہل خانہ کے گانے سننے اور موسیقی سے شغف سے نکاح فسخ نہیں ہوگا ہاں البتہ عورت کو چاہیے کہ وہ ان لوگوں کو نصیحت کرے اور بتائے کہ گانے اور موسیقی حرام ہیں اور گانے وغیرہ سننے میں وہ ان کے ساتھ شریک نہ ہو،نبی اکرمﷺ نے فرمایا ہے۔

((الدين النصيحة)) (صحیح مسلم)

''دین ہمدردی وخیر خواہی کا نام ہے۔''

نیز آپﷺ نے فرمایا ہے۔

((من رأى منكم فليغيره بيده فإن لم يستطع فبلسانه فإن لم يستطع فبقلبه وذلك أضعف الايمان)) (صحیح مسلم)

''تم میں سے جو شخص برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے مٹادے،اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے سمجھادے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

اس موضوع سے متعلق آیات واحادیث بہت زیادہ ہیں،شوہر کو چاہیے کہ اپنی بیوی اور بچوں پر خرچ کرے،اسے اپنی بیوی کی اجازت اور رضامندی کے بغیر اس کی تنخواہ میں سے کچھ لینے کا حق حاصل نہیں ہے اور بیوی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے نکل کر اپنے اہل خانہ یا کسی اور کے پاس جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص179

محدث فتویٰ